مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ آج حضور نے ۲۶ اصحاب کو ساڑھے تین گھنٹے شرف ملاقات بخشا۔ بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

سیدہ حضرت اُم وسیم صاحبہ حرم حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت چند روز سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

اخوند محمد اکبر خان صاحب کا کاربنکل کا اپریشن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کیا ہے۔ کمزوری اور نقاہت بہت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ممبران تحقیقاتی کمیشن جناب بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر سے سیکرٹری لاہور اور جناب میاں غلام محمد صاحب اختر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۴ | ۱۷ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۱۶ رجب ۱۳۶۵ ھ | ۱۷ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴۰

فلسطین میں یہود کا داخلہ نہایت آسان
مگر
امریکہ میں بہت مشکل

(از ایڈیٹر)

تھوڑا ہی عرصہ ہوا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ذکر فرماتے ہوئے کہ برطانیہ اور امریکہ فلسطین میں یہود کے داخلہ پر تو بے حد زور دے رہے ہیں، حالانکہ فلسطین ایک نہایت مختصر سا علاقہ ہے۔ لیکن خود اتنے وسیع ممالک اور نوآبادیات رکھنے کے باوجود یہود کو اپنے ہاں آباد کرنے کے لئے تیار نہیں ۔

اس سے برطانیہ اور امریکہ کی انصاف پسندی اور یہود سے ہمدردی کی ساری حقیقت ظاہر تھی۔ لیکن اس کے بعد جب ان دونوں ممالک کی مقرر کردہ کمیٹی نے یہ فیصلہ صادر کیا۔ کہ " ۶۸۳۲۶۰ یہودی جو بے گھر اور بے در ہو چکے ہیں۔ ان کو سول زندگی میں بحال کرنے کی واحد صورت یہ ہے کہ فلسطین کے دروازے ان پر کھول دیئے جائیں" اور اس کے ساتھ ہی فلسطینی مسلمانوں کے خود بیان کردہ اس نقطۂ نگاہ کو نظرانداز کر دیا کہ " اگر برطانیہ امریکہ اور دوسرے یورپین ممالک یہودی پناہ گزینوں کو اپنے اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دے دیں تو فلسطین میں بھی عرب اپنے کوٹہ کے مطابق یہودیوں کو داخل ہونے کی اجازت دے سکتے ہیں۔" تو صاف ثابت ہو گیا کہ انگریز یا امریکن یہ تو گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے اتنے بڑے ممالک اور نوآبادیات میں یہود کو بسنے کی اجازت دیں۔ لیکن ان کے نزدیک یہ ضروری ہے۔ کہ ایک چھوٹے سے خطۂ ارض فلسطین میں ۶ لاکھ سے بھی زائد یہود کو بسا دیا جائے۔ اور جبر و تشدد کی تمام امکانی طاقتوں سے کام لے کر بسایا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے مساعی جاری ہیں۔ اور خاصکر امریکہ برطانیہ پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے۔ کہ اس "کار خیر" میں قطعاً توقف نہیں ہونا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد اسے سرانجام دے دینا چاہیئے۔ انگلستان چونکہ عربوں کے دباؤ اور اس کی طرف جھکاؤ کی وجہ سے لیت و لعل کر رہا ہے۔ اس لئے صدر ٹرومین نے اپنا ایک خاص وفد انگلستان روانہ کیا ہے تا کہ وہ برطانوی گورنمنٹ سے فلسطین کے متعلق گفتگو کر کے ایک لاکھ یہودیوں کو جلد سے جلد فلسطین میں آباد کرنے کا انتظام کرے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ یہ وفد برطانوی گورنمنٹ پر امریکہ کے رویہ کی وضاحت کریگا۔ جو یہ ہے کہ خواہ کچھ ہو یہود کو فلسطین میں ضرور داخل کرنا چاہیئے۔

اس موقعہ پر ایک اخباری نمائندہ نے وہی سوال پیش کیا۔ جو ہر انصاف پسند انسان کے ذہن میں قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ " اگر امریکہ میں یہودیوں کے داخلہ کے کوٹہ میں اضافہ کر دیا جائے تو کیا اس صورت میں امریکن گورنمنٹ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ پر زور دینے میں زیادہ حق بجانب نہیں ہوگی۔"

اس کا جواب صدر ٹرومین نے کیا ہی برجستہ دیا۔ کہ " امریکہ میں یہودیوں کے داخلہ کا سوال زیادہ مشکل ہے۔ یہودیوں کے کوٹہ میں اضافہ کرنے کے لئے امریکن پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کرنی پڑے گی۔ اور میں اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ امریکن پارلیمنٹ سے اضافہ کے لئے سفارش کروں۔"

غور فرمایئے فلسطین میں مسلمانوں کی ایک تھوڑی سی تعداد پر یہودیوں کو مسلط کر دینا اور اسلام کے مقدس ترین مرکز مدینہ منورہ کے راستہ پر اسلام کے بدترین دشمن یہود کو قابض کر دینا تو بڑا آسان کام ہے۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی فوجوں کو حرکت میں لانا پڑے چاہے کتنا ہی جنگی سازوسامان فراہم کرنا پڑے۔ کتنے ہی انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارنا پڑے۔ اور ساری دنیا کے کتنے ہی کروڑ مسلمانوں کے دل دکھانے پڑیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یہ کام مشکل اور بہت مشکل ہے۔ کہ صدر ٹرومین امریکن پارلیمنٹ سے یہودیوں کے امریکہ میں آباد ہونے کی سفارش کریں۔ اور یہودیوں کے کوٹہ میں اضافہ کرائیں۔ یہ عدل یہ انصاف اور یہ مظلوم کی حمایت ہے جس کی بناء پر امریکہ اور برطانیہ ساری دنیا میں امن قائم کرنے کا دعوےٰ کر رہے ہیں۔ وہ اپنے متعلق تو زبان یا قلم تک چلانا بھی بہت مشکل سمجھتے ہیں۔ لیکن وہی بات دوسروں پر ٹھونستے ہوئے کشت و خون بھی معمولی اور آسان قرار دے رہے ہیں۔ محض اس لئے کہ مسلمان کمزور ہیں بے بس ہیں۔ لیکن بعض اوقات بے بسی بھی جب انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیتی اور بڑے بڑے جفاکاروں کو پل بھر میں زیروزبر کر دیتی ہے۔ کیا معلوم وہ گھڑی قریب سے قریب تر آ رہی ہو۔ فلسطین کو اس بے انصافی اور دھینگا مشتی سے یہود کے حوالے کر دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے یہ چنگاری ثابت ہوگی۔ اور ہر طرف سے اسے ہوا دینے والے کھڑے ہو جائیں گے اور ممکن ہے کہ اس طرح جو شعلے بلند ہوں۔ وہ ساری دنیا کو بالکل جھلس کر رکھ دیں۔ اگر امریکہ کو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی کوئی پروا نہیں تو برطانیہ کو ضرور پروا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسکے بہت سے مفادات مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۱۴ ماہ احسان ۱۳۲۵ھش مطابق ۱۴ جون ۱۹۴۶ء

اپنے آپ کو احمدیت کا عمدہ پھل ثابت کریں

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ انبیاء جب دنیا میں آتے ہیں۔ تو بالعموم ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ بہت کم لوگ ان پر ایمان لاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ کوئی ایسی بات نہیں کہتے جو نقصان رساں ہو۔ ان کی ہر بات فطرت کے عین مطابق ہوتی ہے۔ اور ہر طبقہ کے لئے مفید۔ مگر پھر بھی ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے دلوں پر تیر چلائے گئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بھی دنیا نے یہی سلوک کیا۔ آپؐ نے خدائے واحد کی عبادت کا حکم دیا۔ آپؐ نے سب انبیاءؑ پر ایمان لانے کا ارشاد فرمایا۔ آپؐ جس وقت مبعوث ہوئے۔ ہر طبقہ پر ظلم ہو رہا تھا۔ آپؐ نے ان سے ہمدردی کی اور ان کے حق میں آواز اٹھائی۔ آپؐ نے نوکروں اور بیوہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی۔ آپؐ نے یتیموں کے حقوق کی حفاظت کی غریبوں مسکینوں پر شفقت اور ہمدردی اور مظلوموں کی اعانت کی تعلیم دی۔ اب چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ مظلوم۔ وہ یتامیٰ و مساکین اور وہ بیوائیں اسلام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتیں۔ مگر ہوا یہ کہ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسلمانوں کو اپنے مظالم کا تختہ مشق بنانے والوں کے ساتھ شریک ہو گئیں۔ غریب اور مسکین جنگوں میں علیحدہ نہ ہو جاتے تھے۔ اور بعض عورتوں نے تو ایسے ایسے مظالم توڑے۔ کہ ان کی حد ہی نہ رہی۔ غرض وہ تمام گروہ جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آواز اٹھائی۔ ان کے حقوق کی حفاظت کی۔ ان کو مظالم سے بچانے کی کوشش کی۔ وہ بھی آپ کے مخالف ہو گئے۔

پھر آپ نے عجمی لوگوں کے حق میں آواز اٹھائی اور فرمایا کہ عربی اور عجمی میں کوئی فرق نہیں اس پر بجائے اس کے کہ عجمی آپؐ کے پاس دوڑتے آتے کہ ہمارا ایک بہت بڑا خیر خواہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ بھی آپ کے مخالف ہو گئے۔

آپؐ نے فرمایا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب راستباز ہیں۔ اس پر یہ نہیں ہوا کہ یہودی اور عیسائی دوڑے آتے کہ انہوں نے ہمارے انبیاء کی صداقت ثابت کی۔ بلکہ انہوں نے بھی یہی کہا۔ کہ ان کو مارو اور خوب مارو۔ غرض جن کی بھی آپؐ نے حمایت کی۔ ان سب نے آپؐ کی مخالفت کی۔ اور آپؐ پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان تھوڑوں کو اس قدر جوش اور اخلاص دیا کہ وہ ہر روک کو توڑ کر اس طرح نکل گئے جس طرح سیلاب ہر خس و خاشاک کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ آخری ایک جنگ میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً دس ہزار تھی جو موجودہ فوجوں کے لحاظ سے پورا ایک ڈویژن بھی نہیں تھی۔ اور قیصر و کسریٰ کی فوجوں کے مقابلہ میں اس کی کیا حقیقت تھی۔ آخر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اکثریت سے ہی مقابلہ کرنا پڑا۔ مگر وہ کیا چیز تھی جو اقلیت کو اکثریت پر غالب کرتی رہی۔ وہ ان کا ذاتی جوہر اور ذاتی قابلیت تھی۔ کیونکہ ان کے اخلاص اور جوش کی وجہ سے طاقت بڑھ گئی تھی۔ جب کسی قوم میں اس قسم کا اخلاص اور جوش پیدا ہو جائے۔ تو اقلیت یا اکثریت کا سوال ہی نہیں رہتا۔ یہ ایک ایسی طاقت ہوتی ہے۔ جس پر کوئی چیز غالب نہیں آ سکتی۔ جو قوم دنیا میں مر مٹنے کے لئے تیار ہو جائے اسے دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی۔ وجہ یہ کہ ظلم اور تعدی کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ ایک جگہ پہنچ کر یہ بھی رک جاتی ہے۔ خود ظلم کرنے والے کو اس کا نفس ملامت کرنے لگ جاتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ واقعی میں ظلم کر رہا ہوں۔ پس جو قومیں موت سے نہیں ڈرتیں وہ مرتی نہیں اور جو موت سے ڈرتی ہیں۔ وہ تباہ ہو جاتی ہیں۔ جس قوم کا یہ عزم ہو کہ ہم مر جائیں گے مگر پیچھے نہ ہٹیں گے۔ اس کے متعلق سخت سے سخت دشمن بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو مارنا اب میرے بس کی بات نہیں۔

غرض عزم کی پختگی اقلیت کو دشمن کی نظروں میں اتنا مہیب بنا دیتی ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے اب میں اس کے مقابلہ میں ٹھیر نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ کی یہی حکمت انبیاءؑ کے ساتھ کام کرتی ہے۔ نبی کو ماننے والے ہوتے تھوڑے ہیں مگر نبی کی صحبت اور تعلیم سے ان میں یہ ہمت اور دلیری پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ جس مقصد کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اس سے پیچھے نہیں ہٹنا بلکہ مر جانا ہے۔ تو اصل چیز کام کرنے والی وہ جوہر اور قابلیت ہے۔ جو انبیاءؑ اپنے ماننے والوں میں پیدا کرتے ہیں۔ ہماری عبادتیں اور کوششیں سب ضمنی چیزیں ہیں۔ اصل چیز یہی روح ہے کہ ہم مر مٹنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اسی روح کو پیدا کرنے کے لئے عبادات مقرر کی گئی ہیں۔ ایسے ہی چند افراد سے دنیا کی کایا پلٹی جا سکتی ہے۔ اور ایسے ہی چند افراد دنیا کو تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ جو یہ عزم لیکر نکلیں کہ ہم کسی قسم کی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ موت درپیش ہو یا مال کا مطالبہ ہو۔ عزت خطرہ میں ہو یا ملازمت جانے کا ڈر ہو۔ ہر حالت میں ثابت قدم رہیں گے ہر قسم کے الفاظ سے مراد ہر قسم ہی ہو نہ کہ دل میں مقررہ حد بندی ہو۔ وہی انسان حقیقت میں کام کر سکتے ہیں جن کے دل میں قربانی کے متعلق حد بندی نہیں ہوتی۔ وہ جب ہر قسم کی قربانی کا عزم کرتے ہیں۔ تو پھر ہر قسم کی قربانی ہی کرتے ہیں۔ انگریزی مثل ہے۔ To call a spade a spade پھوڑا اول کر اس سے پھوڑا ہی مراد لینا چاہیئے۔ جو مر مٹنے کے لفظ بولتا ہے۔ یا قربانی کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اسے ان کے اصلی معنوں کے لحاظ سے ہی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارے ملک میں تاویل کی عام عادت ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو لفظ استعمال کئے وہ پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض اظہار کے لئے تھے۔

ہم جو قربانی کرتے ہیں اس سے ہماری ذات کو ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں سے کئی گنا بڑھا کر بدلہ دیتا ہے۔ فرمایا فلہٗ عشر امثالہا دس گنے زیادہ بدلہ ملتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس کی قابلیت حاصل کرنے کے دروازے کھولے ہوئے ہیں۔ مگر اکثر لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ہاں جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے فائدہ کے لئے سامان پیدا کئے ہیں۔ وہ ان سے فائدہ اٹھا کر خاص قابلیت پیدا کر لیتے ہیں۔ اور دنیا میں انقلاب لے آتے ہیں۔ عربوں میں کوئی تعلیم نہ تھی۔ کوئی فن انہیں نہ آتا تھا۔ مگر دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ کہاں سے کہاں جا پہنچے۔ کوئی ایسا علم نہیں جسے انہوں نے کمال تک نہیں پہنچایا۔ موجودہ تمام علوم خصوصاً سائنس کے مسائل کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی۔

اب احمدیت کے لئے پھر ویسے ہی سامان ہیں۔ ہماری جماعت کو ان علوم سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنے اندر روحانی دروازے اور کھڑکیاں کھولنی چاہئیں۔ تا ان کے ظاہر کے ساتھ باطن مل جائے۔ اور جب یہ حالت پیدا ہو جائے۔ تو ایسا انسان ہر چیز پر غالب آ جاتا ہے۔ اور کہیں کا کہیں جا پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور یہی وہ اصل روحانی مقام ہے۔ جس کے لئے ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ جو اصل مقصود ہے اور جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو ایمان کامل نہیں ہوتا ہمیں اپنے آپ کو احمدیت کا عمدہ پھل بنانا چاہیئے جب تک ہم اپنے اندر ایسی بات نہیں پیدا کرتے کہ لوگ سمجھنے لگیں۔ یہ اس انسان کے پیرو ہیں جس نے دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس وقت تک ہماری نمازیں۔ ہمارے روزے۔ ہمارا حج۔ ہماری زکوٰۃ کوئی اثر نہیں کر سکتی۔ پس جماعت احمدیہ کو اچھا پھل اپنے آپ کو بنانا چاہیئے۔ روحانی علوم کے ساتھ عام علوم کے ماہر بننا چاہیئے۔ تاکہ باطن کے ساتھ ظاہر بھی مل جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل نازل [illegible]

احمدی مجاہدین اسلام کی تباہ شدہ شوکت کی بحالی کے عزم کے ساتھ سرزمین سپین میں پہنچ گئے

میڈرڈ ۱۰ جون۔ سپین کے احمدی مجاہدین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر اور مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب نے سپین سے حسب ذیل تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایک مسلم لیگی جلسہ میں مسلم لیگی مولویوں کی احمدیوں کے خلاف

بدزبانی اور اشتعال انگیزی

احمدیوں کو قتل کی دھمکیاں اور ایک احمدی پر قاتلانہ حملہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں چک ۲۲ شمالی تحصیل بھلوال سے مولوی فضل احمد صاحب احمدی نے حسب ذیل تحریر ارسال کی ہے (ایڈیٹر)

بحضور جناب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

آپ کے مظلوم خادم کی درخواست دعا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اما بعد عرض ہے کہ ہمارے گاؤں چک ۲۲ شمالی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ۲۶ مئی بروز اتوار مسلم لیگ کا جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی عبدالغفور صاحب وزیر آبادی نے مسلم لیگ کے اغراض ومقاصد پر تقریر کی۔ چونکہ ہم احمدی بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ صدر صاحب کو چند آدمیوں کی طرف سے رقعے آئے۔ کہ احمدیوں کے بارہ میں بھی کچھ تقریر کی جائے۔ صاحب صدر کے ہمراہیوں کی زبانی معلوم ہوا کہ صاحب صدر نے دو تین دفعہ رقعہ کو دبا دیا۔ مگر رقعہ لکھنے والوں نے اور رقعے بھیجے۔ جو مقرر تک پہنچ گئے۔ اس پر مولوی صاحب موصوف نے ہمارے خلاف تقریر شروع کر دی۔ جن میں بہت غلط حوالہ جات دیئے۔ جن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں حضرت فاطمہ کی ران پر سر رکھ کر سویا رہا۔ چونکہ میں اس مجلس میں شریک تھا۔ اس غلط بات کو برداشت نہ کر سکا۔ اور میں نے مولوی صاحب کو ایک چٹ لکھی کہ آپ نے غلط حوالہ پیش کیا ہے آپ یہی حوالہ اصل کتاب سے پڑھیں اور سلسلہ پڑھیں تاکہ لوگوں کو حق اور باطل میں تمیز کرنے کا موقعہ مل جائے۔ چونکہ مولوی صاحب اصل اور سارا حوالہ پیش نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ اس میں ان کی بددیانتی ثابت ہوتی تھی اس لئے انہوں نے اسی کو ٹال دیا۔ لیکن اور کئی رنگوں میں لوگوں کو ہمارے خلاف اشتعال دلایا اور ابھارا۔ جس کے چند نمونے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ یہ دو مولوی صاحبان کے الفاظ ہیں۔ ایک وہ جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ مولوی عبدالغفور صاحب وزیر آبادی اور دوسرے محمود شاہ صاحب گجراتی انہوں نے کہا (۱) جس وقت مسلم لیگ کامیاب ہو جائیگی تو ہم قاضی القضاء ہونگے۔ اور سب فیصلے دینی اور دنیوی ہمارے ہاتھ میں ہونگے۔ جو چاہیں گے کرینگے۔ اور یہ باطل فرقہ احمدیت کہیں اڑتا نظر نہیں آئیگا۔ اور جو ایسے عقائد رکھے گا ہم اس کو ہم ڈنڈے کی طاقت سے بٹھا دینگے۔ اس پر انہوں نے پنجابی کا یہ شعر پڑھا ؎

چار کتاباں اسمانوں اتریاں پنجواں اتریا ڈنڈا
ڈنڈے باجھ نہیں بھجدا ایہناں بیدیناں دا گھنڈا

یہی بات محمود شاہ گجراتی نے مفصل طور پر سنائی۔ اور یہاں تک کہا کہ پھر دیکھنا ہم ان کو یعنی (احمدیوں کو) کس طرح قتل کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ بھی کہا افسوس اس گاؤں کے لوگوں پر کہ خدا کے حضور کیا جواب دیںگے جب وہ ان سے پوچھے گا کہ تمہارے گاؤں میں ایک دو کمزور سے آدمی تھے تم نے ان کے ساتھ بھی کچھ نہ کیا۔ اور اسی طرح برادرانہ تعلق قائم رکھے۔

پھر کہا کہ ان ڈاڑھی والوں اور نمازیوں اور شریف آدمیوں سے مجھے کسی قسم کی امید نہیں ہے بلکہ مرنے اور مارنے والے عموماً دوسرے لوگ ہی ہوتے ہیں۔ اسی دوران میں غازی علم دین لاہور والے کا حوالہ دیتے ہوئے لوگوں کو مشتعل کیا۔ یہ سب کچھ پیش کرنے کا اصل مدعا یہی تھا۔ کہ احمدیوں کو قتل کرنا موجب ثواب اور غازی بن جانا ہے۔ اشتعال انگیز تقریروں کی وجہ سے ایک آدمی نے یہ پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ میں اس احمدی کو خصوصاً جس نے ہمارے مولوی صاحب سے صحیح حوالہ کا مطالبہ کیا۔ اور عموماً دوسروں کو جو اس کے بھائی ہیں جان سے ضرور مار دونگا۔ جو الفاظ اس نے استعمال کئے۔ اور جو غیر احمدیوں کی زبانی ثابت ہیں یہ ہیں (۱) وہ جب تک میرے پنجہ میں نہیں آتا جو سانس زندگی کا لیتا ہے لے لے۔ جب میرے سامنے آگیا۔ تو پھر اس کی زندگی ختم ہے۔ (۲) دوران تقریر میں بھی اس نے حملہ کرنا چاہا۔ مگر ساتھ کے آدمیوں نے اسے روک لیا۔ جس کا مجھے اس وقت علم نہیں ہوا تھا۔ بعد میں کسی کے بتلانے پر پتہ چلا۔ (۳) اس نے قسم کھائی کہ جب تک میں اس کو یعنی (مجھ کو) مار نہ دونگا کھانا نہیں کھاؤنگا۔ اور پھر اس نے دو وقت کھانا نہ کھایا۔ اور میری تلاش میں رہا۔ جمعہ کے دن تو اس کو موقعہ نہ ملا۔ مگر دوسرے دن ۵/۶/۴۶ کو میں بازار میں کچھ سودا لینے گیا۔ تو مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ کسی نے مجھ پر حملہ کرنا ہے۔ مگر وہ ظالم اس ارادہ سے راستے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر میری طرف بڑھا۔ جس وقت میرے قریب آیا۔ تو میری ٹانگ پر اس نے لاٹھی ماری۔ جس سے مجھے سخت ضرب لگی۔ شکر ہے کہ ہڈی کو نقصان نہیں پہنچا۔ پھر وہ میرے مارنے کو پیچھے دوڑا۔ مگر نزدیک ہی چند آدمی تھے جنہوں نے مجھے اس ظالم کے ہاتھوں سے چھڑا لیا۔ اب بھی وہ للکار رہا ہے کہ مار دونگا۔ اور بہت سے مباحث اور بہت سے آدمی ہیں اس کے گروپ کے بھی اور دوسرے غیر احمدی بھی۔ مگر ہم دو گھر بالکل ان کے مقابلہ میں تھوڑے سے ہیں۔ یعنی کل چھ آدمی۔ پانچ آدمی ہمارے گھر کے ہیں۔ اور ایک صاحب اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ہماری ہی تبلیغ کے ذریعہ اس گاؤں میں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ جو نہائت مخلص آدمی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ چونکہ مخالفت کا رنگ دن بدن تیز ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ بھلوال چلے جائیں۔ دعا فرمائیں کہ ہمارا یہاں سے اٹھنا اور بھلوال میں رہائش موجب آرام اور ترقی احمدیت کا موجب ہو۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مخالفوں کے ہر شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔ تاکہ تبلیغ احمدیت میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(نوٹ) یہ واقعہ لکھنا کوئی اتنا ضروری تو نہ سمجھا تھا۔ کیونکہ یہ کوئی نئی بات تو نہیں تھی۔ احمدیوں کو ماریں تو پڑتی ہی رہتی ہیں۔ مگر بعض دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ چونکہ مسلم لیگ کا یہ اعلان ہے کہ جب ہم برسر اقتدار ہونگے۔ تو امن قائم کرینگے۔ مگر بجائے امن قائم کرنے کے ابھی ملا بھی کچھ نہیں فساد شروع کر دیا ہے۔ اگر کچھ مل گیا تو کمال ہوگا۔ خاکسار فضل احمد احمدی چک ۲۲ شمالی ڈاکخانہ خاص بھلوال

۱۳ مئی کا خطبہ سنکر پانچ صد روپیہ کا اضافہ

جناب ایم عبدالحکیم صاحب گنج لاہور سے لکھتے ہیں۔

خاکسار نے ۱۳ مئی کو جمعہ کی نماز قادیان میں ادا کی۔ حضور نے جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مختلف مدات کے چندوں کا ذکر فرمایا۔ کہ جماعت نے کسی ایک مد میں بھی کماحقہ حصہ نہیں لیا۔ خاکسار نے اسے نہائت شدت سے محسوس کیا۔ اگرچہ خاکسار اپنی وسعت کے مطابق ہر تحریک میں حصہ لیتا رہا ہے۔ تاہم نہبت شرمندہ ہوا کہ امام الوقت کو بار بار میرے جیسے نالائقوں کو جگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تحریک جدید کے دور اول کے دس سالہ سرٹیفکیٹ کو جب دیکھا تو میری شرمندگی کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ نہائت قلیل اور حقیر رقم کے عوض حضور نے یہ سرٹیفکیٹ مرحمت فرما دیا۔ سو اس ناقابل تلافی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک چیک پانچ سو روپیہ کا پیش حضور ہے۔ حضور اس رقم کو جہاں چاہیں۔ اور جس مد میں چاہیں صرف فرمائیں۔ حضور نے یہ رقم تحریک جدید میں داخل فرمانے کا حکم دیا ہے۔ ہر فرد سے درخواست ہے کہ وہ حضور کے اس خطبہ کی روشنی میں موجودہ ضروریات کے پیش نظر چندوں میں غیر معمولی اضافہ کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دے۔ کیونکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کے مقابلہ میں آمد کم ہے۔ اور یہ بات اس لحاظ سے نہائت تشویش انگیز ہے۔ کہ جو مبلغ دور دراز ممالک میں گئے ہوئے ہیں اخراجات کی قلت کے پیش نظر انہیں سخت مشکلات پیش آسکتی اور تبلیغ اسلام کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ نیز جو مبلغ ابھی جانے والے ہیں۔ ان کے راستہ میں رکاوٹ حائل ہو سکتی ہے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت کے متلاشی کے لئے خدا تعالیٰ کس طرح ہدایت کے غیر معمولی سامان مہیا کر دیتا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

ایک سعادت مند نوجوان کا نہایت مخلصانہ مکتوب

مکرم محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی معجزانہ کامیابیوں کا ذکر

ایک نوجوان جو بچپن سے ہی اسلام کی خدمت کے جذبات اپنے دل میں رکھتے اور اس بات کے متمنی تھے۔ کہ خدا تعالےٰ مسیح موعودؑ کا زمانہ پانے کی توفیق دے۔ تو اسلام کی خدمات سرانجام دیں۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کے جو غیر معمولی سامان پیدا کئے۔ اور پھر اپنے فضل سے ان میں احمدیت سے محبت اور اخلاص کے جس قدر جذبات پیدا کر دیئے۔ ان کا کسی قدر ذکر انہوں نے اپنے ایک خط میں کیا ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں لکھا اور جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کے سامان کس طرح پیدا کئے

حضرت امیر المومنین امام العارفین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

کمترین نے ۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء کو جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور کے ذریعہ حضور کی غلامی کا شرف حاصل کیا۔ الحمد للہ۔ خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے اس بندے کو بچپن ہی سے اسلام کی خدمت کا شوق عطا کیا۔ کمترین جب بچپن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور آپ کے دشمنوں کے واقعات سنتا تو پیچ و تاب کھاتا کہ اگر میں ہوتا تو یہ کرتا اور وہ کرتا۔ اور جب امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبریں سنتا اور یہ سنتا کہ آپ کو بھی اپنے دشمنوں سے سخت مقابلہ ہوگا۔ تو کمترین کو بہت جوش آتا اور خیال کرتا کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں۔ تو جہاد میں شریک ہو کر آپؑ کے دشمنوں کا جان توڑ مقابلہ کروں گا۔ افسوس کہ گاؤں میں پیدائش اور کچھ دنیوی حالات کی بناء پر کمترین دینی تعلیم سے محروم رہا۔ بدنصیبی سے ماحول بھی کچھ ایسا ملا۔ کہ مہدی علیہ السلام مبعوث بھی ہوئے۔ اپنا کام بھی کیا اور اپنے مشن میں بحسن و خوبی کامیاب ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ مگر ہم انتظار ہی کرتے رہے۔ برا ہو ان لوگوں کا جنہوں نے ہمارے آقا کی آواز کو اپنے منتظر خادمین تک پہنچنے نہ دیا۔ بلکہ اس آواز کو جو قادیان دارالامان کی متبرک سرزمین سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے لطف و احسان سے (اپنے بندوں کی دستگیری کے لئے یعنی بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بلند کی تھی اسی آواز کو انہوں نے مصلحون کہہ کر دبا دینا چاہا۔ اور اللہ اور اس کے فرستادہ سے مقابلہ کے لئے جھوٹ کا ہتھیار استعمال کیا۔

کمترین نے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں اتنا سنا تھا۔ کہ قادیان سے مرزا صاحبؑ نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم ہوا۔ کہ آپؑ کے پیرو جو حیدر آباد دکن کے علاقہ میں ہیں۔ اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ مگر چونکہ میرا اعتقاد تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ کو بھی موجودہ دور کے بہت سے فتنوں میں سے ایک سمجھتا رہا۔ اور جیسا کہ پراپیگنڈا تھا۔ کہ اس فرقہ کی کتابیں پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے کمترین بھی جماعت احمدیہ کی کتابوں سے بچتا رہا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر مجھے صرف اتنا معلوم ہو جاتا کہ حضورؑ کا دعویٰ کوئی نئی نبوت کا نہیں ہے۔ بلکہ مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو میں ضرور اس معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرتا۔

المختصر جب کمترین ایک خاص مقصد کے تحت Indian Air Force میں Wire less Operator کی حیثیت سے بھرتی ہو گیا۔ اور جنگی خدمات انجام دینے کے لئے کلکتہ کے نواح میں ایک گاؤں میں متعین ہوا۔ تو وہاں سید محمدؐ سلیمان صاحب خریدار الفضل کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا۔ جنہوں نے میرے شبہات رفع کر کے اصل دعویٰ سے آگاہ کیا۔ اور سلسلہ کی ایک کتاب "مسیح ہندوستان میں" پڑھنے کو دی۔ جس کو پڑھتے ہی خادم مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا قائل ہو گیا۔ اور اسی وقت میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ ممکن ہے حضرت مرزا صاحبؑ کا دعویٰ صحیح ہو۔ اور اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ اس سلسلہ کی مزید تحقیقات کر کے اگر حق پاؤں تو فوراً قبول کر لوں گا۔ اور خدمت اسلام کی دیرینہ آرزو کو پورا کرنے کے لئے اس سلسلہ میں اپنی زندگی "**تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دوں گا**"۔ میں جب اگست ۱۹۴۵ء میں رخصت پر وطن گیا۔ تو چند سمجھدار دوستوں اور اپنے چھوٹے بھائی کو سمجھایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا ہے اور مجھے جہانتک علم ہے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے دعویٰ صحیح ہو۔ تو بہرحال میں مزید تحقیقات کر رہا ہوں۔ اگر حق پایا تو میں بھی قبول کر لوں گا۔ اور آپ لوگوں کو بھی قبول کرنا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے رضامندی کا اظہار کیا۔

قبول احمدیت کے لئے حسن اتفاق

اس کے بعد جب میں رخصت سے واپس لوٹا۔ تو خوش نصیبی سے میرا یونٹ سنگاپور چلا گیا تھا۔ اس وجہ سے مجھے بھی سنگاپور آنے کا موقع مل گیا۔ اور بالکل حسن اتفاق سے ایک روز جبکہ میں اونان روڈ پر ٹہل رہا تھا۔ اور ملایا کے مسلمانوں کی حالت پر افسوس کر رہا تھا۔ یکایک میری نظر ایک بورڈ پر پڑی۔ جس پر لکھا تھا جماعت احمدیہ قادیان سنگاپور۔ اندر گیا تو دیکھا جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز بیٹھے تلاوت کر رہے تھے۔ اس پر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ فوراً مولوی صاحب سے ملا۔ اپنے حالات سنائے ان کے حالات پوچھے۔ اور اس کے بعد تقریباً روزانہ وہاں جانا شروع کر دیا۔ اور وہاں سے سلسلہ کی کتابیں لے کر پڑھنے لگا۔ بہت ہی جلد اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی اور خادم نے اپنے آقا کے ہاتھ اپنے آپ کو بیع کر دیا۔

اور اب نہ صرف اپنی زندگی بلکہ ہر وہ چیز جو اس عاجز سے متعلق ہے احمدیت کے لئے وقف ہے۔ خاکسار کی موروثی جائیداد ۵ بیگھ زمین اور کچھ آموں کے درخت ہیں۔ یہ سب احمدیت کے لئے وقف کرتا ہوں۔ اپنی ملازمت کے اختتام کا سختی سے انتظار کر رہا ہوں۔ جونہی ادھر سے چھٹکارا ملا۔ حضور کے قدموں میں پہنچ جاؤں گا۔ انشاء اللہ کیونکہ

کہ پر دم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

ارادہ ہے کہ قادیان میں رہ کر مولوی فاضل کروں اور اس کے بعد مبلغ کا کورس پاس کر کے حضور کے حسب الحکم تبلیغی کام انجام دوں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو اپنے چھوٹے بھائی کو بھی اپنے ہی ساتھ رکھوں۔

مکرم محترم مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی غیر معمولی تبلیغی سرگرمیاں

جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور کی جدوجہد کا میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ موصوف نے خدمت دین میں اتنی محنت اٹھائی ہے۔ کہ قبل از وقت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ جب مجھے آنجناب کی اصلی عمر کا پتہ چلا تو میں متحیر ہو گیا۔ کیونکہ ظاہری حالت سے آپ ۵۵ سال سے کم عمر کے نہیں معلوم ہوتے اور ہمیشہ بیمار رہنے کے باوجود تبلیغی مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ صبح ۸ بجے سے لے کر رات کے گیارہ بارہ بج جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں موصوف کو گھڑی بھر کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ کہ ذرا آرام کر لیں۔ دن بھر کبھی تو سلسلہ کے لٹریچر کا ملائی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ کبھی مضمون تیار ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ دن بھر سوالات اور اعتراضات کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اور ان کو سمجھانے میں گھنٹوں مغززنی کرنی پڑتی ہے۔ ملایا کے احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت بھی خود ہی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کے گھروں میں جا کر بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔

معجزانہ کارنامے

یہاں احمدیت کے خلاف بہت سخت پروپیگنڈا کیا گیا اور اکثر لوگ ایسے سخت دشمن ہیں کہ جنگ سے پہلے کے زمانہ میں اکثر اوقات وعظ کے لئے اپنی مسجد میں یا اپنے گھر پر بلا کر مولوی صاحب کو بڑی بے رحمی سے زدوکوب بھی کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے چن چن کر جاپانیوں کے ہاتھوں سب کو ٹھکانے لگا دیا۔ اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ مولوی صاحب کے جاپانی قبضہ کے زمانہ کے کارنامے معجزات سے کم نہیں۔

جس میں ساٹھ روپے تولہ والی مشک تاتاری۔ نو روپے تولہ کا ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزاء شامل ہیں۔ (قیمت فی کورس پچیس روپے)

خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت

میری ایک غیر احمدی حکیم سے شہر میں ملاقات ہوئی۔ احمدیت کا مخالف ہونے کے باوجود مولوی صاحب کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ کہتا تھا۔ جاپانیوں کے زمانہ میں جبکہ کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ جاپانیوں کے خلاف اپنے گھر میں بھی کسی قسم کی بات کرے۔ ایسے خطرناک وقت میں مولوی صاحب I. N. A. کے کیمپ میں جاکر جاپانیوں کے خلاف کارروائیاں کرتے۔ دنیا حیران ہے کہ مولوی صاحب جاپانیوں کے ہاتھ سے بچ کیسے گئے؟ حالانکہ جاپانیوں کی عادت ہی نہیں تھی۔ کہ کسی معاملہ کی تحقیقات کرتے۔ ان کے پاس تو صرف رپورٹ پہنچنے کی دیر ہوتی کہ فوراً گرفتاری عمل میں آتی۔ اور بلا پرسش سرکاٹ کر شارع عام پر کھمبے سے لٹکا دیا جاتا۔ اسی طرح احمدیت کے اشد مخالفین کا صفایا ہوا۔ اور ایسے ہی حالات میں مولوی صاحب کے خلاف ہر روز رپورٹیں پہونچتی رہتی تھیں۔ اور ہر وقت جاپان ملٹری پولس اور C. I. D. مولوی صاحب کے پیچھے لگی رہتی۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو قبل از وقت اطمینان دلا دیا تھا کہ وہ پکڑے نہیں جائیں گے۔ اور مولوی صاحب نے اکثر لوگوں سے جن میں غیر احمدی بھی ہیں۔ کہہ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے گرفتاری سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اکثر لوگ جو احمدیت کے مخالف تھے احمدیت کی صداقت کے قائل ہو گئے۔ خصوصاً مولوی صاحب کے بہت معتقد ہو گئے اور بعضوں نے بیعت بھی کر لی۔

ملایا کے مسلمانوں کی شرمناک حالت

ملایا کے عام مسلمانوں کی حالت دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے۔ یہ لوگ دین سے اتنی دور جا پڑے ہیں کہ بظاہر حالت درست ہونے کی امید نہیں۔ مذہب کی موٹی سے موٹی بات بھی انہیں معلوم نہیں جو لوگ کچھ تھوڑا بہت جانتے ہیں وہ بھی عمل نہیں کرتے۔ عیاشی کی یہ حالت ہے کہ شاید یورپ بھی مات کھا جائے۔ سینما کے ایسے شوقین کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہو تو پرواہ نہیں۔ سینما ضرور دیکھیں گے۔ طرفہ یہ کہ عورتیں مردوں سے بہت آگے بڑھی ہوئی ہیں۔ اور خدا جانے مردوں کی غیرت کہاں چلی گئی ہے کہ اپنی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہوتا دیکھتے ہیں اور چپ رہتے ہیں۔ نہ صرف چپ رہتے ہیں بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ غریب عورتیں پیٹ کی خاطر اپنا سب کچھ بیچتی ہیں۔ اور جو آسودہ ہیں وہ عیاشی کی خاطر۔ بہر حال میں تو کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی مسلمان کہلانے والا خطہ زمین سارے کا سارا اسلام سے اتنی دور جا سکتا اور اتنا غافل ہو سکتا ہے۔ وہ سارا مذہب اسی بات میں سمجھتے ہیں کہ احمدیت کی مخالفت کی جائے اور بس۔

احمدیت کی صداقت کا معجزہ

ان حالات میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی تبلیغی سرگرمیاں دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ کہ سخت سے سخت حالات میں بھی مولوی صاحب مایوس نہیں ہوتے۔ اور جناب مولوی صاحب کی انتھک کوششوں کا نتیجہ دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ یہ بھی ایک احمدیت کا معجزہ ہے۔ ایسے ماحول میں سے لوگوں کا احمدیت قبول کرنا اور پھر مخلص احمدی بننا تقویٰ اور طہارت میں ایک مثال قائم کر دینا بلکہ فرشتہ خصلت انسان بن جانا۔ اور دین کے لئے بڑی بڑی جانی اور مالی قربانیاں کرنا یہ معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔ مولوی صاحب نے نہ صرف یہ کہ یہاں جماعت قائم کی۔ بلکہ اس کی تنظیم اور تربیت میں بھی کمال کر دیا ہے۔

فوجی احمدیوں کی تعلیم و تربیت

اس کے علاوہ جب ہندوستانی فوجیں یہاں آئیں تو مولوی صاحب کو اپنے فوجی دوستوں کی تربیت کا بھی خیال پیدا ہوا چنانچہ آپ نے اخبارات میں اشتہارات وغیرہ دے کر تمام احمدی فوجی دوستوں سے تعلق قائم کیا۔ اور ہر اتوار کو سب کی میٹنگ مقرر کی۔ جس میں سوائے ان لوگوں کے جن کی ڈیوٹی ہوتی باقی سب دار التبلیغ میں جمع ہو جاتے۔ اور مختلف پہلوؤں سے احمدیت پر روشنی ڈالی جاتی۔ اور کوشش کی جاتی کہ ہر ایک حتی الامکان ضرور کچھ نہ کچھ تقریر کرے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ سب کو تقریر کرنے کی مشق ہوتی۔ بلکہ ہمارے ایمان میں بھی ترقی ہوتی۔

اب سنگاپور میں تقریباً پانچ مہینے گذار کر میں واپس ہندوستان آگیا ہوں۔ اور ایک بات حضور سے عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں وہ یہ کہ میں نے اب تک اپنے وطن بہار میں کسی کو اپنے احمدی ہونے کی اطلاع نہیں دی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس علاقے میں احمدیت کی قطعی تبلیغ نہیں پہنچی۔ البتہ میرے گاؤں میں مخالفت کا پروپیگنڈا ضرور ہے۔ اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں بذریعہ خط اطلاع دیدوں تو لوگ عجیب عجیب قصے بنائیں گے۔ اعتراضات کریں گے۔ اور سارے گاؤں میں مخالفت کا زور ہو جائے گا۔ اور ناواقف لوگوں پر بہت برا اثر پڑے گا۔ جس کی وجہ سے ان لوگوں کا راہ راست پر آنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ میں اپنی مخالفت یا اپنی تکالیف سے نہیں ڈرتا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ عام ناواقف لوگ اور خصوصاً میرے خویش و اقربا کہیں اس پروپیگنڈے کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میں خود چھٹی پر گھر جاؤں تو اپنی موجودگی میں تبلیغ کروں تاکہ مخالفین کے اعتراضات کا جواب فوراً دے سکوں۔ اس سے میرے عزیز۔ رشتہ دار محض ناواقفیت کی وجہ سے بھٹکنے نہیں پائیں گے۔ یوں تو توفیق دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مگر کوشش کرنا میرا کام ہے بہر حال میں حضور کے حکم کا منتظر ہوں جیسا حضور مناسب سمجھیں حکم فرمائیں تعمیل کے لئے خادم حاضر ہے۔

میں انشاء اللہ تعالیٰ ابتدائی رمضان میں رخصت لے کر گھر جانے والا ہوں۔ اور ۲۰ رمضان تک گھر رہ کر آخری عشرہ مبارکہ قادیان دارالامان میں حضور کے قدموں میں بسر کرنے کی آرزو ہے

آخر میں حضور سے درخواست ہے کہ حضور میرا وقف زندگی قبول فرمائیں۔ اور میرے ایمان کی ترقی و استقلال کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اپنے وطن میں میری تبلیغ کامیاب ہو اور لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہو کر اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلا مباہلہ کب ہوا

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"آخری فیصلہ کا اعلان مباہلہ نہیں ہے نہ دعوت مباہلہ ہے اور نہ مضمون مباہلہ ہے۔ سارا اشتہار پڑھ جائیے اس میں مباہلہ کا لفظ تک نہیں ہے۔ کسی کو ملے تو ہمیں اطلاع دے۔"

(اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ص ۵)

اس کے جواب میں میں مولوی صاحب کا ایک اشتہار پیش کرتا ہوں۔ جو مولوی صاحب نے ۱۹۳۵ء میں شائع کیا تھا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"فریقین اپنے کسی نزاع کا فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اس کا نام مباہلہ ہے"

(اشتہار بعنوان قادیان میں مباہلہ کیوں نہ ہوا)

اسی اشتہار کے دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار آخری فیصلہ شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں حضور فرماتے ہیں۔ "محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے" اور مولوی صاحب کہتے ہیں "دعا کے طور پر جو فیصلہ چاہا جائے اس کو اسلامی اصطلاح میں مباہلہ کہتے ہیں"

چنانچہ مولوی صاحب اپنے اسی اشتہار میں لکھتے ہیں۔ "اصل نزاع جس کے باعث مسلمانوں میں سخت اختلاف ہو رہا ہے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ میں صدق و کذب ہے۔ اس کا فیصلہ قدرتی اور انسانی دونوں طریق سے ہو چکا ہوا ہے۔ لہٰذا اب بغرض فیصلہ کسی دوسرے مباہلہ کی ضرورت نہیں" پھر لکھتے ہیں:۔ "کسی مرزائی مبحث پر بذریعہ مباہلہ فیصلہ چاہا جائے تو سابقہ خدائی فیصلے کی سخت ہتک ہے اس لئے خدائی غیرت نے اپنے سابقہ فیصلے کو ہتک سے بچانے کے لئے کسی دوسرے مباہلہ کو وقوع میں آنے سے روک دیا" (اشتہار مذکور ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء مطبوعہ ثنائی برقی پریس امرتسر)

مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں کہ ۱۹۳۵ء والا مباہلہ دوسرا مباہلہ تھا تو پہلا مباہلہ جس کا ذکر مولوی صاحب نے اپنے اشتہار میں کیا ہے کب ہوا تھا۔ مولوی صاحب کے علاوہ ان کے ہم خیال دوست بھی اگر تاریخ اور مقام مباہلہ کا پتہ بتائیں تو ان کا شکریہ ورنہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ مولوی صاحب دیدہ دانستہ مخلوق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ جس اشتہار کو آج سے قریباً ساڑھے دس سال قبل مباہلہ قرار دے چکے ہیں اس کے متعلق آج کہہ رہے ہیں کہ یہ اشتہار نہ اعلان مباہلہ ہے اور نہ دعوت مباہلہ رہی مولوی صاحب کا مطالبہ ان کے گھر سے ہی پورا کر دیا ہے۔ اب مولوی صاحب

مرکب افسنتین۔ مقوی معدہ۔ دل دماغ اور جگر ہے۔ مراق کے لئے نہایت مفید ہے

"زندہ اشیاء کے خواص اور زندگی کی ماہیت"

مجلس مذہب وسائنس کے زیر اہتمام چھٹا علمی لیکچر

(از مکرم جناب ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ایم ۔ ایس سی ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ)

تمام علم دوست احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۴۶ء بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ڈاکٹر عبدالاحد صاحب پی ۔ ایچ ۔ ڈی ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ "زندہ اشیاء کے خواص اور زندگی کی ماہیت" کے موضوع پر ایک علمی لیکچر دیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اُمید کی جاتی ہے ۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی جلسہ میں رونق افروز ہوں گے ۔ "مجلس مذہب و سائنس" کے زیر اہتمام یہ چھٹا علمی لیکچر ہے ۔ اور مجلس امید کرتی ہے کہ تمام علم دوست اصحاب اس میں پوری دلچسپی سے شامل ہوں گے ۔ ممبران کی خدمت میں گذارش ہے ۔ کہ وہ سٹیج کے قریب بیٹھیں

لیکچر کے بعد وقت کے پیش نظر سوالات کا موقع بھی دیا جائیگا ۔ لیکن سوالات کرنے والے دوستوں کو چاہیئے ۔ کہ وہ نہایت اختصار سے کام لیں ۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات سے حاضرین کو پوری طرح مستفید ہونے کا موقع ملے ۔

(خاکسار عبدالسلام اختر ایم اے ۔ نائب سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس قادیان)

ماسٹر شاہ محمد صاحب کی مرگِ مفاجات

۲۶ مئی ۱۹۴۶ء کو ہری پور سے ایک احمدی دوست نے بتایا ۔ کہ ہمارے دوست ماسٹر شاہ محمد صاحب احمدی سکول ماسٹر سنٹرل جیل ہری پور وفات پا گئے ہیں ۔ آپ جیل سے چند میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں اپنے ایک جونیئر ماسٹر کے کام کی سر انجام دہی کے واسطے گئے ۔ رات کو گھر واپس نہ آئے دوسرے روز ایک صاحب ماسٹر قائم خان صاحب ان کی تلاش میں اسی گاؤں کی طرف روانہ ہوئے ۔ دیکھا تو راستہ میں مردہ پڑے تھے معلوم ہوا جمعہ کی شام کو واپسی پر وہ راستہ میں جان بحق ہو گئے ۔ ماسٹر قائم خان صاحب نے واپس جیل میں آکر خبر دی ۔ عملہ جیل انہیں اٹھا کر ان کے گھر لایا ۔ ایبٹ آباد کے تمام دوست ہری پور جیل پہنچے ۔ اور ایک بجے دن کو ان کی تجہیز و تدفین کا فرض ادا کیا ۔ ماسٹر صاحب مرحوم ایک راستباز نیک اور خلیق انسان تھے ۔ جناب چوہدری فضل دین صاحب سپرنٹنڈنٹ و نواب خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل شدت گرمی اور دھوپ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابتدا سے انتہا تک ماتم میں شریک اور انتظام قبر اور تدفین میں موقع پر حاضر رہے ۔

ماسٹر صاحب مرحوم اپنی خوش اخلاقی کے باعث اپنے دائرہ تعارف میں کسی مخالف یا دشمن کی گنجائش نہ رکھتے تھے ۔ اس لئے یہ شبہ نہیں ہو سکتا تھا ۔ کہ کسی نے دشمنی کے باعث انہیں مار دیا ان کے پاس صرف چھ آنے کے پیسے تھے ۔ جو ان کی نعش سے برآمد ہوئے ۔ اس لئے کسی شخص کا ان پر طمع زر کی خاطر حملہ کرنا بھی خلاف قیاس نکلا ۔ ان کے جسم پر کوئی خراش وغیرہ بھی نہ تھی ۔ اور کپڑے بھی پھٹے ہوئے نہ تھے ۔ غالب قیاس یہی ہے ۔ کہ قلب کی حرکت بند ہو گئی ۔ ان کے گھر والوں سے بھی معلوم ہوا ۔ کہ گاؤں جاتے وقت ماسٹر صاحب درد دل کی شکایت کر رہے تھے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

(خاکسار عبدالسبوح مولوی فاضل ایبٹ آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے :۔ (ایڈیٹر)

صوبائی زنانہ مسلم لیگ پنجاب

کی سیکرٹری محترمہ بیگم تصدق حسین ایم ایل اے

تحریر فرماتی ہیں ۔ آپ کے دواخانہ کی ہر چیز نہایت شاندار ہے ۔ الایچی خورد نہایت ہی عمدہ ہے ۔ اور دیگر ادویات بھی نہایت ہی خالص اور مفید ہیں ۔ بالخصوص سرمہ جواہر و لاجواب منجن ۔ میں نے سرمہ جواہر کو دو ہفتے استعمال کیا ۔ اس سے بہت فائدہ ہوا ۔ میری نظر بہت کمزور ہو گئی تھی ۔ سرمہ جواہر سے بہت فرق معلوم ہوتا ہے مجھے امید ہے ۔ کہ مجھے انشاء اللہ عینک سے نجات مل جائیگی ۔ آئندہ جب کبھی ضرورت ہوئی ۔ تمام اشیاء آپ سے طلب کیا کروں گی ۔ فی الحال آپ تین عدد بوتلیں شربت روح نشاط کی ارسال فرما دیں ۔ آپ کا دواخانہ واقعی نایاب ادویات کا مخزن ہے ۔ اور بہترین خدمات انجام دے رہا ہے ۔ والسلام خاکسار بیگم تصدق حسین

سرمہ جواہر (رجسٹرڈ) قیمت فی شیشی پانچ روپے فی تولہ دس روپے ۔ ٹھنڈا سرمہ قیمت فی شیشی دو روپے فی تولہ چار روپے ۔ منجن لاجواب فی شیشی دو روپے ۔ شربت روح نشاط فی بوتل تین روپے ۔

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان دارالامان

قومی صنعت کو فروغ دیجیے

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت ۔ پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچز تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں ۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور رانگر لوٹنگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں ۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں ۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں !

مینیجر

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ
[illegible]

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے ایک اعلےٰ مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصل سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کر کے دیکھیں یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت یک صد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا دوسرا ایڈیشن شائع ہوگیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا ہے اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہوسکتی ہے۔ قیمت ۴/ ایک روپیہ کے پانچ معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

خریداری

جن کمپنیوں فرموں اور دوکانداروں کو بمبئی بندرگاہ سے کسی قسم کے مال کے خریدنے کی ضرورت ہے۔ ہم سے خط و کتابت کریں انشاءاللہ حسب ضرورت معمولی کمیشن پر مال خرید کر روانہ کرواسکتے ہیں نیز تجارت کے متعلق ہر قسم کی خبریں (Information) ہم دے سکتے ہیں

The Master Traders 3/24 Jamshed Phiroze Mahal BOMBAY 3

جناب محمد ممتاز صاحب رئیس سراوال تحصیل فاضلکا تحریر فرماتے ہیں

میرے چچا صاحب نے اپنے گھر میں اکسیر اٹھرا کی گولیاں استعمال کرائیں خدا کے فضل سے انہیں از حد مفید پایا۔ مہربانی فرما کر نصف کورس بذریعہ وی پی ڈاک مجھے بھی ارسال فرمائیں۔ طبیہ عجائب گھر کی تمام ادویات چونکہ زر خالص کی طرح عمدہ اور بہترین ہوتی ہیں۔ اسلئے آپ کے مرکبات بہت زود اثر اور مفید ہیں خاکسار محمد ممتاز۔ مکمل کورس کی قیمت بیس روپے۔ نصف کورس دس روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے بقیمت ایک روپیہ مل سکتا ہے۔ امیدواروں کی طرف سے ملتان ڈویژن میں بطور لائن کلرک یعنی ورکس کلرک کارسپانڈنس کلرک۔ ہیڈ کلرک۔ کیریج اینڈ ویگن کلرک تقرر کیلئے ۲۹ جون تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل بارہ عارضی اسامیاں ہیں جن میں سے بارہ مسلمانوں کیلئے اور ایک سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہے۔ تنخواہ مبلغ چالیس روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳ کے گریڈ میں معہ گرانی و دیگر الاؤنسوں کے جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔

قابلیت۔ میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں ہوتا ہو) کسی مستند یونیورسٹی کا جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس ہو۔

عمر۔ اٹھارہ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کے لئے ۲۷ سال تک۔ شیڈولڈ اقوام کے امیدواروں کے لئے عمر کی آخری حد میں تین سال کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ سابق فوجی امیدوار چالیس سال تک عمر کیلئے جا سکتے ہیں۔ مزید تفاصیل کے لئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ سیکرٹری کو لکھیئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بقیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں۔ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور ٹکٹ کلکٹر ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے امیدواروں کی طرف سے ۱۲ جولائی تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل ۳۵ عارضی اسامیاں ہیں جن میں سے دو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں ۷+۲۱ اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپینوں کے لئے۔ دو سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اچھوت اقوام کے لئے اگر اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپینوں کے موزوں امیدواروں کی کافی تعداد مہیا نہ ہوسکی تو باقی اسامیاں مسلمانوں سے پر کی جائیں گی۔

تنخواہ مبلغ اٹھارہ روپیہ ماہوار دوران ٹریننگ میں اور پاس ہونے کے بعد اگر ملازمت میں لیا گیا تو مبلغ چالیس روپیہ ماہوار عارضی طور پر ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳ کے گریڈ میں معہ گرانی الاؤنس اور دوسرے الاؤنسوں کے جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔ اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپینوں کو مبلغ ۵۵/-/- روپے ماہوار تنخواہ معہ دوسرے الاؤنسوں کے ملے گی۔ قابلیت۔ سیکنڈ ڈویژن میٹریکولیشن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں ہوتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس ہو۔ عمر ۱۲ جولائی کو اٹھارہ اور ۲۵ سال کے درمیان اور اچھوت اقوام کے لئے ۲۸ سال تک ہونی چاہیئے۔ مزید تفاصیل کے لئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو سیکرٹری کو لکھیئے۔

بواسیر

خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالےٰ حقسم سو فی صدی کامیاب دوا ثابت ہوتی ہے۔ قیمت دو روپے نو آنے

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کحل الجواہر یعنی سرمہ جواہر

یہ سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ قیمتی اجزا ہونے کے باوجود قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے ہماری غرض صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانا مدنظر ہے ایکبار آپ خود منگوا کر استعمال کریں۔ فائدہ ہونے پر دیگر احباب سے ذکر کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۶ ؍مئی۔ آج وزارتی مشن اور وائسرائے کی طرف سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں عارضی حکومت قائم کرنے کے لئے چودہ نام تجویز کئے گئے ہیں ان ناموں میں مسٹر محمد علی جناح نوابزادہ لیاقت علی خاں۔ نواب محمد اسماعیل خاں سر ناظم الدین۔ سردار عبدالرب نشتر۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ راجگوپال اچاریہ۔ سردار بلدیو سنگھ کے نام بھی شامل ہیں۔ ایچ کے مہتاب۔ سر این پی انجینئر جگجیون رام۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ اصحاب میں سے اگر کوئی ذاتی وجہ کی بناء پر عارضی گورنمنٹ میں شریک ہونا نہ چاہے تو وائسرائے باہمی مشورہ کے ساتھ کوئی اور نام بھی تجویز کر سکتے ہیں۔ محکمہ جات کی تقسیم متعلقہ پارٹیوں کے مشورہ سے بعد میں کی جائیگی۔ اس وقت جس طریق سے عارضی گورنمنٹ قائم کی جائے گی اسے آئندہ کے لئے بطور مثال نہیں بنایا جائے گا۔ کیونکہ یہ ایک عارضی انتظام ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ملک کے تمام عناصر خصوصاً بڑی دو پارٹیاں کانگرس اور مسلم لیگ اس تجویز کو منظور کر کے باہمی تعاون کے ساتھ کام چلانے کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ ہماری کوشش ہو گی کہ اس ماہ کی ۲۶ تاریخ تک نئی گورنمنٹ اپنا کام شروع کر دے۔ اگر دونوں بڑی پارٹیوں میں سے کوئی ایک اس نئے نظام میں شامل نہ ہونا چاہے تو پھر بھی ہماری یہ کوشش ہو گی کہ نئی گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ نمائندہ ہو۔ صوبائی گورنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ جلد سے جلد صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس بلانے کا انتظام کریں۔ اور نئے انتخابات کے متعلق کارروائی کریں۔

نئی دہلی ۱۵ ؍مئی۔ وزارتی مشن اور وائسرائے کے بیان کی نقول مسلم لیگ اور کانگرس کے صدر صاحبان کو بھیج دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں آج وزیر ہند کی دعوت پر گاندھی جی نے آپ سے ۳۰ منٹ تک ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس ملاقات میں گاندھی جی کو اس بیان کی نقل دکھائی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۵ ؍جون بنگال اسمبلی کی یورپین پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مجوزہ آئین ساز اسمبلی میں یورپین باشندے اپنا کوئی نمائندہ نہیں بھیجیں گے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ان کی وجہ سے برطانوی وزارتی مشن کی تجاویز نامنظور کی جائیں۔

روم ۱۵ ؍جون۔ شاہ امبرٹو نے اٹلی سے رخصت ہوتے وقت ایک بیان میں کہا کہ حکومت نے یکطرفہ اور غاصبانہ کارروائی کر کے وہ اختیارات بھی سنبھال لئے ہیں جو اس کے حصہ میں نہیں آ سکتے تھے۔ اس لئے میں مجبور ہوں کہ یا تو خونریزی کے لئے عوام کو مشتعل کروں۔ یا پھر غاصبوں کے سامنے سر تسلیم خم کر دوں۔ میں اپنے ہمدردوں کو بھی مشورہ دوں گا کہ وہ پر امن رہیں اور ملک میں بدامنی پیدا نہ ہونے دیں۔

نئی دہلی ۱۶ ؍جون۔ آج کئی گھنٹہ تک کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوتا رہا۔ جس میں وزارتی مشن کے تازہ بیان پر غور کیا گیا۔

نینی تال ۱۵ ؍جون۔ یوپی گورنمنٹ ریلوے ملازمین کی مجوزہ ہڑتال کے سوال میں گہری دلچسپی لے رہی ہے صوبہ کے سرکردہ کانگرسی لیڈروں کی ہمدردی ریلوے ملازمین سے ہے اور وہ اس بارے میں ریلوے حکام کے طرز عمل کو نامناسب اور غیر منصفانہ سمجھتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے ریلوے بورڈ کو یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ وہ ریلوے ملازمین سے سمجھوتہ کی کوئی راہ نکال لے۔ ورنہ ہڑتال کی صورت میں یوپی کی پولیس سے مدد نہ مل سکے گی۔ کیونکہ یوپی پولیس صوبہ کی کانگرسی گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔

سیالکوٹ ۱۵ ؍جون۔ کل رات اس علاقہ میں اتنی سخت آندھی آئی اور اتنی شدید بارش ہوئی کہ کئی مکانات گر گئے۔ اس کی وجہ سے تار اور ٹیلیفون کے تار کٹ گئے اور ٹیلیگراف سروس بند ہو گئی۔ کچھ جگہوں سے انسانوں کے مرنے کی بھی اطلاع آئی ہے۔

بٹاویہ ۱۵ ؍جون۔ جاوا کے تمام محاذوں پر سرگرمی بہت بڑھ گئی ہے سماٹرا میں بھی پولیٹیکل فضا مکدر ہو رہی ہے۔ بٹاویہ کے ارد گرد اتحادیوں کا جنگی دائرہ زیادہ وسیع ہو رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اتحادی اپنے فتوحات کے دائرہ کو وسیع کرنا چا[illegible]

لاہور ۱۵ ؍جون پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ کی میٹنگ میں دو اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ یونیورسٹی میٹرک کا امتحان سال میں دو دفعہ لیا کرے، پہلا امتحان مارچ کے شروع میں اور دوسرا ماہ اگست میں ہوا کریگا۔ دوسرا فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے تمام ملازموں کی تنخواہوں کے گریڈ یکم جون سے بڑھا دیئے جائیں۔ یونیورسٹی کے تمام امتحانوں کی فیسوں میں پندرہ فی صدی اضافہ کر دیا جائے گا۔

دہلی ۱۵ ؍جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزارتی مشن کے دو ممبروں یعنی مسٹر اے وی الیگزینڈر اور سر سٹیفورڈ کرپس کو وزیر اعظم برطانیہ نے ۲۴ ؍جون تک انگلستان واپس پہنچنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ البتہ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو۔ تو وہ مزید عرصہ کے لئے ہندوستان ٹھہر جائیں۔

واشنگٹن ۱۵ ؍جون۔ صدر ٹرومین نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ اپنے چند خاص نمائندے لندن بھیج رہی ہے۔ جہاں وہ برطانوی حکومت سے مسئلہ فلسطین کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ ایک لاکھ یہودیوں کو جلد سے جلد فلسطین میں آباد کیا جائے۔

لنڈن ۱۵ ؍جون۔ ملک خضر حیات خان ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب نے کل ملکہ معظمہ سے ملاقات کی۔ اور آپ نے کے سی ایس آئی کا تمغہ حاصل کیا۔

دہلی ۱۵ ؍جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اب سیام میں ہندوستانیوں کے داخلہ پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ اچھے چال چلن کے ہوں۔ اور کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوں۔

طہران ۱۵ ؍مئی۔ آذربائیجان کا علاقہ معاہدہ کے مطابق ایران میں شامل ہو گیا ہے۔ اس کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے آذربائیجان کے وزیر اعظم نے درخواست کی ہے کہ انہیں اب ملکی انتظامات کے بارے میں سبکدوش کر دیا جائے

ڈربن ۱۵ ؍جون۔ پندرہ ہزار ہندوستانیوں کے ایک جلسے کے بعد سول نافرمانی کا آغاز کیا گیا۔ جبکہ بیس اشخاص نے ممنوعہ رقبے میں خیمے گاڑ دیئے۔ ان کے لیڈر نے کہا کہ اگر ہمیں گرفتار کیا گیا۔ تو نئے آدمی ہماری جگہ پہنچ جائیں گے۔ آج جنوبی افریقہ کے طول و عرض میں ہندوستانیوں نے امتیازی بل کے خلاف بطور احتجاج ہڑتال بھی کی۔

برلن ۱۵ ؍جون۔ جرمنی کے برطانوی رقبہ کے نائب گورنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ برطانوی رقبہ میں سابق جرمن فوج کے تیس لاکھ آدمیوں کو برطانوی مسلح فوج میں بھرتی کر لیا گیا ہے آپ نے مزید بتایا کہ ہم جرمنی کے اطاعت نامہ اور اعلان پوٹسڈم کے مطابق جرمنی کی قوت اسلحہ سازی کو بے رحمی کے ساتھ تباہ کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ ؍مئی۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر نے بتایا ہے۔ کہ روس کو انٹرنیشنل بحری کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن اس نے اس دعوت کا جواب بھی نہیں دیا۔ اب اس کانفرنس میں روس کا کوئی نمائندہ شریک نہیں ہو رہا۔

لنڈن ۱۵ ؍جون۔ ٹیلی ویژن کے موجد کیپٹن بیرڈ آج وفات پا گئے۔ آپ دور حاضرہ کے بہت بڑے موجد تھے۔

لاہور ۱۵ ؍جون۔ سونا ۱۰۳/۸/- چاندی ۱۷۵/-/- پونڈ ۹۸/۸/-
امرتسر سونا ۱۰۷/-/-

نئی دہلی ۱۵ ؍جون۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے ستیہ گرہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

لاہور ۱۵ ؍جون۔ گورنمنٹ کشمیر سنگھاڑوں پر بھی ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔ وہ دو لاکھ کے قریب ہے۔ گورنمنٹ ٹیکس کو وصول کرنے کے لئے جو طریقے استعمال کر رہی ہے۔ اس سے لوگوں کے دلوں میں ناراضگی کا زبردست جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۵ ؍جون۔ لیبر گورنمنٹ کی طرف سے فاشسٹ سرگرمیوں پر کوئی پابندی نہیں۔ ان لوگوں نے اپنی کلبیں کھول لی ہیں جہاں ممبر بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ زیادہ سرگرمیاں نوجوان طبقہ میں جاری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[illegible] کا بہترین [illegible] دوا